



نام فاطمہ، حزام بن خالد کی بیٹی اور علی (ع) کی زوجہ ہیں۔ علی (ع) نے اپنے بہائی عقیل۔ جو تمام عرب کے خاندانوں سے واقف تھے۔ سے کہا : میرے لیے عرب کے دلاور اور شریف خاندان کی لڑکی تلاش کیجیے کہ جس سے شجاع و رشید بیٹا پیدا ہو۔

عقیل نے کہا: فاطمہ بنت حزام کیسی ہیں؟ عرب میں ان کے آباء و اجداد سے زیادہ شجاع نہیں ہیں۔ عرب کے عظیم شاعر لبید نے انہیں کے بارے میں حیرہ کے بادشاہ نعمان بن منذر سے کہا تھا: ہم اس ماں کے چادر بہادر بیٹوں کی اولاد ہیں جو کہ جنگ کے میدانوں میں اپنے مد مقابل کو موت کے گھاٹ اتار دیتے تھے۔ اور مہمانوں کا بہت احترام کرتے تھے ہم عابر بن صعصعہ کے قبیلہ سے بلند وتر ہیں۔ مختصر یہ کہ جناب ام البنین، والد کی طرف سے بھی اور والدہ۔ ثمانہ بنت سہیل بن عامر۔ کی طرف سے بھی نجیب و اصیل تھیں۔ فاطمہ زہراء (ع) کی وفات کے بعد، حضرت علی (ع) کے حوالہ نکاح میں آئیں۔ ام البنین نے حضرت علی (ع) کے علاوہ کسی دوسرے سے شادی نہیں کی۔

علم و فضل والی عورت تھی۔ اہل بیت کی عظمت کا عرفان رکھتی تھیں، انہیں دل سے چاہتی تھیں۔ حضرت علی (ع) کے گھر آئیں تو اس وقت امام حسن (ع) و امام حسین (ع) بیمار تھے۔ آپ نے ایک شفیق ماں کی مانند ان کی تیمار داری کی اور راتوں کو ان کے پاس بیدار رہ کر گزار دیا۔

آپ سے چار بیٹے عباس، جنہیں قمر بنی ہاشم کہا جاتا تھا، عبداللہ، جعفر اور عثمان ہیں۔ رسول (ص) کے فداکار صحابی عثمان بن مظعون کے ہمنام تھے۔ ان چاروں بیٹوں کی وجہ سے آپ کو ام البنین کہا جاتا تھا۔ ان کی استقامت کے بارے میں اتنا ہی کافی ہے کہ جب انہیں یہ بتایا گیا کہ چاروں بیٹے کربلا میں شہید ہو گئے، تو انہوں نے کہا: پہلے مجھے حسین (ع) کے بارے میں خبر دو۔ ناقل نے انہیں ان کے بیٹوں کی شہادت کی خبر ترتیب وار سنائی، یہاں تک کہ نام عباس لیا تو خبر سننے والے سے کہا: میرے دل کے ٹکڑے کر دئے۔ میرے چار بیٹے تھے، میں نے سب کو حسین (ع) بچے جاتے۔ حسین (ع) سے ان کی یہ محبت، ان کے خلوص، ایمان اور راسخ عقیدہ کا ثبوت ہے۔

اس دردناک حادثہ کے بعد مجلس عزا برپا کی، جس میں بنی ہاشم کی تمام عورتوں، نے شرکت کی اور شہداء کربلا کا غم منایا گیا۔ ام سلمہ نے روتے ہوئے کہا: خدا ان - بنی امیہ - کی قبروں کو آگ سے بہر دے، انہوں نے کتنا بڑا ظلم کیا ہے؟

ام البنین نے اپنے شہید ہونے والے بیٹوں کا دلسوز مرثیہ کہا ہے۔ حضرت عباس کے بچہ عبیداللہ کو گود میں لے کر ہر روز بقیع جاتی تھیں اور وہاں گریہ و زاری کرتی تھیں۔ اہل مدینہ بھی ان کے پاس جمع ہو جاتے اور نالہ و شیون میں جصہ لیتے تھے، ایک دفعہ مروان بن حکم بھی وہاں موجود تھا۔ ام البنین نے کہا: "جس نے عباس کو دشمن کی فوج پر حملہ کرتے ہوئے دیکھا ہے اور حیدر کے بیٹے شیر دلوں کی طرح ان کے پیچھے تھے۔ میں نے سنا ہے کہ میرے بیٹے کے سر پر ضربت لگی اور ان کے بازو قلم کر دئے گئے۔ ہائے افسوس! میرا بیٹا اس ضربت کی وجہ سے گرا! عباس! اگر تمہارے ہاتھ میں تلوار ہوتی تو کسی میں تمہارے نزدیک آنے کی ہمت نہ ہوتی۔"

نیز کہا: "اب مجھے ام البنین نہ کہو! کیونکہ اس سے میرے شیر سے بچے یاد آتے ہیں۔ مجھے ان بیٹوں کی وجہ سے ام البنین کہا جاتا تھا، لیکن آج میں انہیں کہو چکی ہوں۔ میرے چار بیٹے شکاری شاہین کی مانند تھے جو تیغ ستم سے جاں بحق ہوئے۔ دشمن کے اسلحوں سے ان کا بدن پارہ پارہ ہوا اور وہ اپنے خون میں نہائے۔ کاش میں جانتی تھی! کیا لوگوں کے کہنے کے مطابق میرا عباس شہ رگ کٹنے سے شہید ہوا ہے؟ با اخلاص، فداکار اور فضیلتوں والی عورتوں کے درمیان نمونہ ہیں۔